۳۲/۴/۱۳-
/۲۲
۱۰/۴۱۳

سوال: قرآن پاک میں ہے کہ غور و فکر کرو لیکن ہمارے علماء اکرام کہتے ہیں کہ بغیر کسی بڑے کے غور و فکر نہ کرو جمود کر بیٹھے ہیں ان کو غیر مقلد کہا جاتا ہے کیوں.

نوید قاسم ڈسکہ
03006493881

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

ایک مسلمان کیلئے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اتباع اور پابندی لازم ہے، اور دینِ اسلام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانا ضروری ہے، اب دینِ اسلام کے بہت سے امور تو ایسے ہیں جن میں نہ کسی کا اختلاف ہے اور نہ اختلاف کرنے کی گنجائش ہے، لیکن بہت سے امور ایسے بھی ہیں جن کا حکم صاف صاف قرآنِ کریم یا حدیثِ نبوی میں مذکور نہیں، تو ایسے امور کا شرعی حکم دریافت کرنے کیلئے قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویہ میں غور و فکر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اب غور و فکر اور اجتہاد و استنباط کرنے کے لحاظ سے اہلِ علم (عام لوگوں کی بات نہیں ہو رہی) کی دو قسمیں ہیں (۱) مجتہد (۲) غیر مجتہد۔

ذخیرۂ تفاسیر کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ قرآنِ کریم کی تفسیر اور اس سے احکامِ شرعیہ کے استنباط و استخراج کرنے والے کیلئے پندرہ علوم میں رسوخ اور مہارت حاصل کرنا ضروری ہے، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) لغت (۲) نحو (۳) تصریف (۴) اشتقاق (۵) معانی (۶) بیان (۷) بدیع (۸) علم القراآت (۹) اصول الدین (۱۰) اصول الفقہ (۱۱) اسباب النزول (۱۲) ناسخ و منسوخ (۱۳) فقہ (۱۴) مجمل اور مبہم کی تفسیر کرنے والی احادیث (۱۵) علم الموھبہ۔

مذکورہ بالا علوم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجہ کی پاکدامنی، تقوی، للّٰہیت، اخلاص اور امانت و دیانت وغیرہ جیسے صفات سے مزین ہونا بھی ضروری ہے، اب ان علوم میں رسوخ رکھنے والے اور ان صفات سے متصف حضرات امت کے نزدیک معروف و مسلم ہیں، جن کو ائمہ اربعہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، لہٰذا ان بزرگوں نے قرآن و حدیث سے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

جو اصول اور ضوابط اخذ کیئے اور ان پر مسائل کی بنیاد رکھی، یہی دینِ اسلام ہے اور اسی کی اتباع لازم ہے، تاکہ قرآن وحدیث پر عمل کے بجائے خواہشِ نفس کی پیروی شروع نہ ہو جائے، لہٰذا معترض صاحب اگر مذکورہ بالا علوم میں مہارت رکھنے کی بناء پر خود اجتہاد کی صلاحیت رکھتے ہوں (جو کہ ناممکن ہی سمجھو)، تو اپنے اجتہاد اور غور وفکر پر عمل فرمائیں، ورنہ بڑوں کی اقتداء اور تقلید کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

مذکورہ بالا جواب اس صورت میں ہے جب ہم مان لیں کہ معترض صاحب قرآنِ کریم میں غور وفکر کرتے ہیں، البتہ اس میں غور وفکر کرنے کیلئے مطلوبہ صلاحیت موجود نہیں ہے، لیکن اگر حقیقت کو دیکھا جائے، تو اگر معترض قرآنِ کریم میں تھوڑا بہت بھی غور وفکر کرنے کو گوارہ کرتے، تو ان جیسے سوالات کے پیدا ہونے کی نوبت بھی نہ آتی، کیونکہ قرآن کریم میں ارشاد ہے "ولو ردوه إلى الرسول وإلى أولي الأمر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم" اور اسی طرح ارشاد ہے "فاسئلوا أهل الذكر إن كنتم لا تعلمون" اور "يا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم" وغیرہ، ان آیات میں باتفاقِ مفسرین یہی تو بیان ہوا ہے کہ اپنے ناقص غور وفکر پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے، بلکہ بڑوں کی طرف رجوع اور ان کی تقلید ضروری ہے، لہٰذا معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں غور وفکر کرنے کی وجہ سے نہیں، بلکہ نہ کرنے کی وجہ سے غیر مقلد کہا جاتا ہے۔

(الإتقان في علوم القرآن، النوع الثامن والسبعون: ٢/ ٥٤٨- ٥٦٠، ط: دار الفكر)

(وهكذا في روح المعاني، الفائدة الثانية: ١/ ٥- ٨، ط: دار إحياء التراث)

(أحكام القرآن للقرطبي: ١/ ٣٤- ٣٨، ط: دار إحياء التراث) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: محمد سلام مروت

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

١٤٣٢/٤/٢٥ھ

الجواب صحيح

[illegible]

الجواب صحيح

[illegible]

٢٧/٤/٣٢ھ